مولای صل وسلم دائما ابدا ۔ درسِ حدیث ۔ علی حبیبک خیر الخلق کلھم

حضرت اقدس پیرومرشد مولانا سید حامد میاں صاحبؒ کے مجلسِ ذکر کے بعد درسِ حدیث کا سلسلہ وار بیان ''خانقاہ حامدیہ چشتیہ'' رائیونڈ روڈ لاہور کے زیرِ انتظام ماہنامہ ''انوارِ مدینہ'' کے ذریعہ ہر ماہ حضرت اقدسؒ کے مریدین اور عام مسلمانوں تک باقاعدہ پہنچایا جاتا ہے۔
اللہ تعالیٰ حضرت اقدسؒ کے اِس فیض کو تا قیامت جاری و مقبول فرمائے۔(آمین)

اَنبیاء اَور فرشتوں کا اِیمان بالغیب نہیں ہوتا۔ بعد کے اُمتیوں کا اَجر مخالفت کی برداشت۔ علماء کے قلم کی سیاہی اَور شہدا کا خون مجرم کو بِلا تاخیر سزا کے عملی نمونے۔ دین کے خادموں کی سوچ ؟

﴿ تخریج و تزئین : مولانا سیّد محمود میاں صاحب ﴾

(کیسٹ نمبر 66 سائیڈ A 1987 - 03 - 08)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ اَمَّا بَعْدُ !

حضرتِ آقائے نامدار ﷺ نے اِرشاد فرمایا کہ اِیمان کے اعتبار سے سب سے زیادہ جو مجھے پسند ہیں وہ وہ لوگ ہیں جو میرے بعد ہوں گے یَجِدُوْنَ صُحُفًا اُنہیں قرآنِ پاک ملے گا فِیْھَا کِتَابٌ وہ تو ایک لکھی ہوئی چیز ہوگی کتاب کی شکل میں ہوگی یُؤْمِنُوْنَ بِمَا فِیْھَا [1] جو کچھ اُس میں لکھا ہوگا اُس پر وہ اِیمان لے آئیں گے یہ لوگ مجھے سب سے زیادہ پسند ہیں یعنی فرشتوں کا اِیمان اَنبیائے کرام کا اِیمان وہ تو اِس قسم کا ہے کہ اِیمان بالغیب نہیں ہے اُن کو نظر آتی ہیں وہ سب چیزیں جن پر اِیمان لانا ہے وہ اِیمان بہت قوی قسم کا ہے جو آنکھ سے دیکھ لے آدمی۔

اَور صحابہ کرامؓ کا یہ تھا کہ وہ رسول اللہ ﷺ سے معجزات صادِر ہوتے ہوئے دیکھتے تھے رسولِ کریم علیہ الصلوٰة والتسلیم کی صحبتِ مبارکہ، ساتھ رہ لینا یہ خود ایک بڑی سعادت اَور قوتِ اِیمانی کو اِنتہا

---

[1] مشکوٰة شریف ص ۵۸۴

درجے بڑھانے والی چیز تھی تو فرمایا کہ بعد میں جو لوگ آئیں گے اُن کا حال یہ ہوگا کہ وہ قرآنِ پاک سُنیں گے اَور اِیمان لے آئیں گے واقعی۔

جاپان میں ایک شخص ہے اُس نے قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پوری سُنی سمجھی وہ مسلمان ہوگیا کیونکہ اللہ تعالیٰ کی صفات جو اُس میں ذکر کی گئی ہیں وہ بڑے اَچھے اَنداز میں ہیں جسے سلیم الطبع یعنی جس کی طبیعت اللہ نے پاکیزہ اَور سالم رکھی ہے اگر سُنے تو کہے گا کہ یہ حق ہے اَور کہے گا کہ مجھے پتہ چل گیا کہ اللہ کی ذاتِ پاک اِس طرح کی ہے خدا کو میں پہچان گیا اُس کا یکتا ہونا اَور اُس کا بے نیاز ہونا اَور اُس سے کسی کا وِلادت کے طریقے پر پیدا نہ ہونا باقی تو سب خدا کے حکم سے پیدا ہوئے ہیں۔

سب نیک ہوں تو عمل آسان ہوجاتا ہے، بعد کے لوگوں کا اَجر :

رسول اللہ ﷺ نے اِرشاد فرمایا سَيَكُوْنُ فِیْ آخِرِ هٰذِهِ الْاُمَّةِ قَوْمٌ اِس اُمت کے آخری حصے میں ایسے لوگ ہوں گے کہ لَهُمْ مِّثْلُ اَجْرِ اَوَّلِهِمْ اُن کو اِس طرح کا اَجر ملے گا اللہ کے یہاں جیسے اَوّل والوں کو مل رہا ہے تو اَوّل والے تو ہیں صحابہ کرامؓ اَور بعد میں بہت بعد میں آنے والے جو ہیں اُن کو خدا کی طرف سے ایسی قوتِ اِیمانی نصیب ہوجائے گی کہ وہ دِین کے لیے مشکل ترین حالات میں کام کریں گے تو وہ خداوندِ قدوس کے زیادہ مقرب ہوجائیں گے اَور اللہ کے یہاں سے اُن کو اَجر زیادہ ملے گا اگر سب کے سب نیک ہوں تو پھر نیکی آسان ہوتی ہے اَور اگر ٹکراؤ ہوتا ہو کہ ایک ہے تو وہ سب میں نَکُّو بن جاتا ہے سب اُس کو اِعتراض کی نظروں سے دیکھتے ہیں اپنے لیے مصیبت سمجھتے ہیں جو اَچھی نظروں سے دیکھتے ہیں ایسے بھی ہیں لیکن بیشتر طبقہ اِسی طرح کا ہوتا ہے کہ بڑی مشکلات پڑتی ہیں جو دِین پر عمل کرنا چاہے خاندانی طور پر مشکلات پیش آئیں گی اُس کو، یہ داخلی ہوگئیں اَور خاندان سے بھی اَندر گھر میں ہوسکتی ہیں بیوی سے اِختلاف ہے اَوروں سے اِختلاف ہے اَور باہر تو ہوتا ہی ہے اِختلاف۔ تو جو لوگ ایسے اِختلاف کے دَور میں جمے رہیں یہ بہت بڑی بات ہے۔

ایک صاحب ایک جگہ تھے جہاں بہت رِشوت چلتی تھی اُنہوں نے اپنے شیخ سے کہا کہ میں ایسی جگہ ہوں میں چاہتا ہوں یہاں سے میرا تبادلہ ہوجائے کیونکہ میں یہ لے نہیں سکتا اَور یہاں یہی رواج ہے تو اُنہوں نے اُنہیں ہدایت کی کہ بالکل نہ چھوڑیں وہ جگہ کیونکہ اگر آپ نے وہ جگہ چھوڑ دی تو ایسا ہی آدمی

آ جائے گا جو دُوسروں کو تنگ کرے گا اَور رِشوت لے گا اَور تم جب تک وہاں ہو تو بہت سے لوگ تنگ نہیں ہو رہے کیونکہ وہ رِشوت نہیں دے رہے اَور تمہیں وہاں رہنے سے جو تکلیف پہنچ رہی ہے وہ اَجر سے خالی نہیں ہے اُس پر تمہیں اَجر مِل رہا ہے تو اُن کا یہ مشورہ اَور اِصلاح جو تھی وہ بڑی برموقع اَور بالکل صحیح تھی۔

جہاد کی قسمیں۔علماء کے قلم کی سیاہی اَور شہدا کا خون :

تو اِرشاد ہوا یہ کہ بعد میں بھی ایسے لوگ آئیں گے اَور کیا کریں گے وہ **یَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ** اچھائی بتائیں گے اَور **یَنْھَوْنَ عَنِ الْمُنْکَرِ وَیُقَاتِلُوْنَ اَھْلَ الْفِتَنِ** [1] جو لوگ طرح طرح کے فتنے کھڑے کریں گے اُن سے وہ لوگ جھگڑیں گے لڑیں گے اَور لڑنا تلوار سے بھی ہوتا ہے اَور لڑنا بالقلم بھی ہوتا ہے اَور جہاد بالعقل بھی ہوتا ہے مناظروں سے بھی ہوتا ہے یہ سب جہاد کے اَندر شامل ہیں اِس کی فضیلت بہت ہے۔

اَور حدیث میں جو آیا ہے کہ قیامت کے دِن علماء کی سیاہی کا شہداء کے خون سے وزن ہونا اَور پھر اُس کا غالب آجانا شہدا کے خون پر تو یہ اِس لیے بھی ہے کہ اِن کا لکھا ہوا دُور دُور پہنچتا ہے اَور بعد تک قائم رہتا ہے اُس کا اَثر ذہن پر پڑتا ہے اُس سے اِنسانوں کی زندگیاں بنتی ہیں سنور جاتی ہیں تائب ہو جاتے ہیں۔تو اُن کی سیاہی جو ہے وہ قیمتی چیز ہے وہ معمولی نہیں ہے **وَیُقَاتِلُوْنَ اَھْلَ الْفِتَنِ** اِس کا مطلب یہ ہے کہ دِین اَصلی حالت میں قائم رہے گا۔

اگر حکومت کوتاہی کرے گی تو دُوسرے لوگوں سے اللہ دین کی خدمت لے گا :

اَور اِس میں یہ نہیں فرمایا کہ ''حکومت کے لوگ'' ایسے ہوں گے بلکہ یہ فرمایا کہ ''لوگ'' ہوں گے ایسے اِس کا مطلب یہ ہے کہ اَفراد میں رہے گا دِین اَور اَفراد ایسے قائم رہیں گے ضرور جن کو اللہ تعالیٰ اپنے دین کے لیے اِستعمال فرماتا رہے گا۔

دین کے خادموں کی سوچ ؟ :

بس جو دین کی خدمت کر رہے ہیں اُن کو تو یہی سمجھنا چاہیے کہ اَللہ اِستعمال فرما رہا ہے وہ نہ چاہے تو چھوڑ دے کسی اَور سے کام لے لے تو جتنی دیر وہ اِستعمال کر رہا ہے وہ اِس کا کمال نہیں ہے بلکہ خدا کا اِحسان

---

[1] مشکوۃ شریف ص ۵۸۴

ہے تو اُس کو چاہیے کہ وہ خدا سے یہ دُعا کرے کہ اَیسا نہ ہو کہ وہ میرا اِستعمال کرنا چھوڑ دے بلکہ یہ ہو کہ وہ مجھے آخر تک توفیق دے کہ میں اُس کے دین کے لیے اِستعمال ہوتا رہوں صحیح دین کے لیے۔

تو جو لوگ ایسے ماحول میں کام کریں کہ جہاں ٹکراؤ ہو وہ بڑا مشکل ہے اَب روزے سارے گھر والے اگر رکھیں تو بالکل آسان ہو جاتا ہے کیونکہ سارے ہی اُٹھتے ہیں سارے ہی روزے رکھتے ہیں کوئی بات ہی نہیں ماحول کا ماحول روزہ دار ہے لیکن اگر گھر میں فقط ایک آدمی روزہ رکھ رہا ہے باقی سارے اُسے ٹوکتے ہیں روکتے ہیں، کچھ کہتے ہیں کبھی کچھ کہہ دیتے ہیں تو اَب اُس کو اِس سے جو مشقت دماغی پیدا ہوگی اَور تکلیف پہنچے گی وہ بھی تو ایسے ہی ہے جیسے کسی کے بدن کو چوٹ لگ گئی ہو اَور اُسے تکلیف پہنچ رہی ہو اَور مرہم پٹی کی جا رہی ہو بلکہ شاعروں نے تو یہ بھی کہا ہے

جَـرَاحَـاتُ السِّـنَـانِ لَهَـا الْتِيَـامُ
وَلَا يَـلْتَـامُ مَـا جَـرَحَ الـلِّسَـانُ

''جو بھالے سے نیزے سے زخم لگ جائیں وہ تو جُڑ جاتے ہیں اَور جو زبان سے زخم لگے وہ جُڑتا نہیں۔'' وہ ٹھیک ہونے میں نہیں آتا۔

تو زبان کی تکالیف جو وہ لوگ پہنچاتے ہیں سب کے سب اُس کے لیے باعثِ اَجر بن رہے ہیں۔

حضرت مدنی رحمہ اللہ کا دھوبی، مخالفت کی برداشت :

حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ کے عقیدت مند بکثرت تھے وہ کسی کو بُرا نہیں کہنے دیتے تھے لڑ پڑتے تھے اَور ایک دفعہ ایک آدمی نے کچھ کہہ دیے بُرے کلمات حضرت رحمہ اللہ کے حق میں، طلباء نے وہاں سٹرائیک کر دی مظاہرے کیے مطالبہ کیا کہ اِسے نکالا جائے اَور حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ نہیں غلط بات ہے تو اُنہوں نے اُس میں ایک جملہ یہ فرمایا جو میں نقل کرنا چاہتا ہوں تو فرمایا : ''وہ میرا دھوبی ہے وہ جو میری غیر موجودگی میں میری بُرائی کرتا ہے وہ میرے جو گناہ ہیں اُنہیں دھو رہا ہے۔'' جب غیبت کرے گا کوئی آدمی کسی کی یا اِتہام لگائے گا تو ظاہر ہے کہ اُس آدمی کو حقیقتًا خدا کے نزدیک فائدہ پہنچ رہا ہے تو اُسے فرمایا کہ ''وہ میرا دھوبی ہے'' اَور تم یہ چاہتے ہو کہ میرے گناہ نہ دھوئے کوئی میرے کپڑے میلے ہی رہیں تو وہ میرا دھوبی ہے تم چاہتے ہو کہ میرا دھوبی نہ رہے اُس کو ہٹنے نہیں دیا وہ دارُالاہتمام میں تھے ....منشی................

یا اُور چڑھاتے اُنہیں بلکہ دَبایا اُنہیں اُور یہ جملہ بھی اُنہوں نے فرمایا یہ جملہ بڑا عجیب ہے جس آدمی کی نظر آخرت پر ہو وہ تو یہی سوچے گا اُس کی سوچ یہی ہوگی کہ یہ تو میرا دھوبی ہے۔

بعد والوں کے لیے سات گنا مبارک بادی :

اِرشاد فرمایا آقائے نامدار ﷺ نے حضرتِ اَبواُمامہؓ راوی ہیں اِس کے قَالَ طُوْبٰی لِمَنْ رَاٰنِیْ وَطُوْبٰی سَبْعَ مَرَّۃٍ لِمَنْ لَّمْ یَرَنِیْ وَاٰمَنَ بِیْ [1] جس نے مجھے دیکھا اُس کو مبارک ہو اُس کے لیے اچھائی ہے اُس کے لیے خوشی کی چیز ہے اُور اِیمان قبول کرلے مجھے دیکھا بھی ہے اِیمان بھی قبول کیا ہے صحابی ہوگیا لیکن فرماتے ہیں کہ سات دفعہ یا سات گنی بھلائی اُس آدمی کے لیے ہے جس نے مجھے دیکھا بھی نہیں مگر اِیمان قبول کرلیا تو طُوْبٰی سَبْعَ مَرَّۃٍ سات گنا اُس کو مبارکبا دِی ہے ایک طرح سے گویا۔ ایسی مثالیں آج کے دَور میں بھی ہیں جیسے بہت بڑے بڑے لوگ کہتے ہیں کہ میں فلاں قوم کو سلام کرتا ہوں اُور فلاں کو سلامی دیتا ہوں مطلب حوصلہ اَفزائی ہوتا ہے کہ ایسا کام کیا ہے، کارنامہ اَنجام دیا ہے۔ تو یہ کارنامے ہیں اُور اِن میں شریک ہونے کا موقع تو آج کل اچھا خاصا لگتا ہے اَلبتہ یہ خدا کا شکر ہے کہ سارے کے سارے تو نہیں خلاف ہوتے اُس کو دِل میں اچھا بھی سمجھتے ہیں بہت سے ایسے ہیں جو اَپنے سے اَچھا سمجھتے ہیں لیکن مذاق اُڑانے میں وہ سب کے ساتھ شامل ہوجاتے ہیں اُور بعضوں کا ٹکراؤ حقیقی ہوجاتا ہے۔

''دَاڑھی'' پر دھمکی دینا اُور دھمکی میں آجانا دونوں باتیں غلط ہیں :

یہاں ایک صاحب نے دَاڑھی رکھنے کا اِرادہ کیا تو اُن کی والدہ نے کہا بالکل نہ رکھنا اُور اگر تو نے داڑھی رکھی تو میں دُودھ نہیں معاف کروں گی اَب داڑھی رکھنے پر اِس قدر سخت بات کہی اُنہوں نے ایسے قصے ہوتے آتے ہیں اُور بالکل دِین سے ناواقفیت کی دلیل ہے اِس طرح کی بات کرنا۔ اُور دین سے ناواقفیت کی دلیل ہے اِس طرح کی دھمکی میں آجانا کیونکہ لَاطَاعَۃَ لِمَخْلُوْقٍ فِیْ مَعْصِیَۃِ الْخَالِقِ وہ ماں ہے خفا بھی رہے گی تو کتنے دِن رہے گی کچھ دِنوں بعد ٹھیک ٹھاک ہوجائے گی۔ تو اِس درجہ میں جب آجائے معاملہ تو آدمی کتنی اُلجھن میں پڑتا ہے تو طُوْبٰی سَبْعَ مَرَّۃٍ لِمَنْ لَّمْ یَرَنِیْ وَاٰمَنَ بِیْ اُس کو میں سات گنی مبارکباد دیتا ہوں جس نے مجھے دیکھا بھی نہیں اُور اِیمان قبول کرلیا۔

---

[1] مشکوۃ شریف ص ۵۸۴

پنڈت کا اِسلام :

اَبھی کوئی پنڈت ہے وہاں بمبئی کی طرف مسلمان ہوگیا پنڈت نہیں بلکہ مہا پنڈت بہت سے پنڈتوں کے اُوپر جو ہوتا ہے اَور بڑے لوگوں سے اُس کے تعلقات ہیں جو صدر ہیں گورنر ہیں اَور فلاں ہیں صوبائی بھی اَور مرکزی بھی اَور پہلے وہ رہا ہے آر ایس ایس میں شامل جو مسلمانوں کے خون کے پیاسے تھے، یہ اُن کی وہاں مسلح تنظیمیں ہیں یا ٹرینڈ تنظیمیں ہیں مسلمانوں کے خلاف جب کبھی کام کرنا پڑتا ہے تو وہ فساد میں قتل و غارت گری میں آگ لگانے میں آگے آگے ہوتے ہیں وہ اعلان بھی کرتا ہے اپنے اِسلام کا اِسلام کی خوبیاں بھی بیان کرتا ہے وہ یہ جانتا ہے کہ جو لوگ یہاں مسلمان ہیں اُن کے لیے بھی عرصہ حیات تنگ ہے پریشان ہیں، اُن کے لیے میدانِ کار بہت تنگ ہوا ہوا ہے اَور اُس کی گردن خطرے میں ہے اِس کے باوجود اِس دَور میں مسلمان ہو گیا۔

تقسیم سے پہلے اِسلام کی طرف رغبت :

تقسیم سے پہلے بڑے مسلمان ہوتے تھے لوگ ہاں تقسیم کے بعد جب جھگڑے ہوئے اَور قتل و غارت گری ہوئی اَور لاکھوں آدمی مارے گئے مسلمان بھی پندرہ سولہ لاکھ شہید ہوئے بہت بڑی تعداد شہید ہوئی اَور اُدھر بھی یہاں سے مارے ہوئے لٹے پٹے ہوئے گئے ہیں اَور پھر وہاں کے عام لوگوں کے دماغوں میں یہ بیٹھ گیا کہ پاکستان ہے مسلمانوں کے لیے ۔اَب کون اُنہیں سمجھائے بہت سمجھاتے ہیں کہ بھئی سیکولر اِسٹیٹ ہے ہر مذہب والا رہ سکتا ہے حکام تک کے دماغوں میں دُوسری بات بیٹھی ہوئی ہے کہ اچھا ہے یہ جائیں تاکہ ہندوؤں کے ہاتھ آئیں یہ چیزیں ۔تو اِن حالات کی وجہ سے اِسلام قبول کرنے میں رُکاوٹ پیدا ہوگئی ورنہ جو حال وہاں پہلے تھا اِسلام کی طرف ہندوؤں کی رغبت کا وہ بہت زیادہ تھا۔ کہتے ہیں کہ کلکتہ کی مسجد میں جو وہاں شہر میں ایک مسجد ہے بڑی اَب اَور بڑی بڑی بن گئی ہوں شاید مساجد وہاں اُس وقت وہ بڑی مسجد تھی مسجدِ ناخدا جیسے کہ شہر کی ایک مرکزی مسجد ہو معروف ویسے وہ ہے اُس میں مسلمان ہوتے رہتے تھے ہر دِن دو تین دو تین اَب ہفتہ میں ایک آدھ مسلمان ہوتا ہے وہاں تو اِس رَفتار میں بڑا فرق پڑا ہے اَور اِس لحاظ سے مسلمانوں کی تعداد بڑھ کے ہوسکتا تھا ہندوؤں کے برابر ہو جاتی یا ہوسکتا تھا زائد ہو جاتی۔

تو وہ آدمی جو وہاں مسلمان آج کے دَور میں ہوا ہے وہ مستحقِ مبارک باد ہے ہمیں بھی اُسے مبارک باد

دینی چاہیے اَور ہم بھی دُعا کرتے ہیں کہ خدا اِستقامت دے وہ ساری باتیں کھل کر لکھتا ہے کیونکہ لوگ اُس کی تعظیم کے تو عادی ہیں جو تعظیم کے عادی ہوجاتے ہیں وہ ڈانواں ڈول ہوجاتے ہیں مخالف نہیں ہوتے تو ڈانواں ڈول ہوگئے ہیں اُس کے معتقد ضرور کہ اَب اِس سے عقیدت رکھیں یا نہ رکھیں لیکن اُس کی دُشمنی پر اُتر آئیں ایسی صورت نہیں ہوئی لیکن ہوسکتا ہے کہ کوئی اُسے مار بھی دے یہ اَگلی باتیں جو زیادہ کیے جارہا ہے دُوسروں پر اِس کا اَثر پڑ رہا ہے تو وہ سوچیں کہ چلو اِسے صاف کرو۔ تو اُس نے اپنی جان خطرے میں ڈال دی اَور دیکھا اُس نے کیا ہے ! فقط تعلیمات دیکھی ہیں اِسلام کی اَور کوئی اُس نے مظہر بھی نہیں دیکھا وہ کہیں عرب میں بھی نہیں گیا کہ اُس نے یہ دیکھ لیا ہو کہ یہاں ٹوٹا پھوٹا اِسلامی قانون کا جو حال ہے اُس میں بڑا عدل اَور بڑا اِنصاف ہے وہاں جانے والے بھی متاثر ہوجاتے ہیں مجمع کو دیکھ کر اُن کی تنظیم کو دیکھ کر، ٹی وی پر اَب آنے لگے ہیں کعبۃ اللہ وغیرہ میں نمازوں کے مناظر لیکن یہ ٹی وی پر دیکھنا اَور سچ مچ دیکھنے میں بڑا فرق ہے سچ مچ دیکھنے میں جو اَثر ہوتا ہے وہ پُر ہیبت ہوتا ہے سب رکوع میں ہوں سب سجدہ میں ہوں یا سب قیام میں ہوں تمام حالات کا بڑا اَثر پڑتا ہے وہ منظر عجیب ہے اَور اُس جگہ کی بھی برکات اُس وقت شامل ہوتی ہیں جب آدمی وہاں ہو ٹی وی پر دیکھنے میں تو وہ بات ہی نہیں لیکن وہاں رہے کچھ وہاں اِسلام کے قانون کو بھی دیکھے اَگر عربی جانتا ہو تو وہاں کے لوگوں کے حالات کو بھی دیکھے اُن کے جھوٹ اَور سچ کو بھی دیکھے۔

صبح چار بجے قتل کیا اَور دس بجے قاتلوں کے سر قلم :

ابھی وہ قریشی صاحب آئے ہوئے تھے بتارہے تھے کہ ایک عورت نے اپنے شوہر کو مار دِیا رات کو مارا کوئی چار بجے رِیوالور یا پستول سے اُس کو اُنہوں نے پکڑ لیا صبح سات بجے آٹھ بجے پیش ہوئے قاضی نے پوچھا کہ یہ تیرے پاس ریوالور آیا کہاں سے اُس نے نام لے لیا، اَچھا چلانا کس سے سیکھا، اُس کا نام لے لیا، جس نے چلانا سکھایا تھا اُس کو بُلایا، آیا کہاں سے حاصل کہاں سے کیا، فلاں آدمی کے ذریعہ یا فلاں دُکان سے اُن کو بھی بلالیا۔ اَگر وہ کہہ دیتے کہ یہ اِس نے چار پانچ سال پہلے لیا ہے وہ سکھانے والا کہہ دیتا کہ میں تو سکول میں جاتا تھا ٹریننگ دیتا تھا وہاں میں نے ٹریننگ دی تھی تو کوئی حرج نہیں تھا لیکن اِسلامی قوانین میں اِتنا موقع ہی نہیں دیتے (مجرم کو) کہ کوئی جھوٹ بات بنا سکے اَور جو مجرم ضمیر ہوتا ہے وہ جھوٹ بات جلدی سے بنانے کا متحمل نہیں ہوتا اُس میں ٹکراؤ کی طاقت نہیں ہوتی فورًا اَگر پکڑا جائے تو وہ جھوٹ بول کر اپنے آپ کو

چھپا نہیں سکتا چنانچہ اُس عورت نے کہا واقعی مارا ہے میں نے، کہاں سے آیا پستول سیکھا کیسے سب پتہ چل گیا کہ یہ سب حال ہی کی تازہ باتیں ہیں، معلوم ہوا کہ یہ چار آدمی شریک ہیں اِس میں، بیچنے والا بھی، لے کر دینے والا بھی، سیکھانے والا بھی، مارنے والی خود، یہ چار شریک تھے اُنہوں نے کیس سُن کر کہا کہ اِن سب کی گردنیں اُڑا دو بیک وقت۔ رات کے چار بجے اُس نے مارا ہے شوہر کو اَور صبح دس بجے سب کا فیصلہ ہوگیا ایسی صورت میں کون مجرم ہے جو ہمت کرے۔

بچہ کا قتل اَور حضرت عمرؓ کا فیصلہ :

اَب یہ بالکل ویسی ہی مثال بن گئی جیسے صدرِاَوّل میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دَور میں ایک بچہ کے قتل میں چار آدمی شامل تھے، بچہ تھا بالکل چھوٹا ایک عورت تھی ایک شخص سے اُس کے ناجائز تعلقات تھے شوہر باہر گیا ہوا تھا یہ بچہ جو تھا یہ پہلی بیوی کا تھا وہ آدمی جب آتا تھا تو یہ کہتی تھی کہ یہ سب بتا دے گا باپ کو جب وہ آئے گا، پہلے اِسے صاف کرو تو وہ اَور ایک اَور آدمی ملے اِس طرح سے وہ چار آدمی بن گئے اِس عورت سمیت، اِنہوں نے مار مار کر اُس بچہ کو ایک کنویں میں ڈال دیا پتہ چل گیا لوگوں کو تلاش کیا گیا معلوم کیا گیا پکڑ لیا گیا اَب حاکم جو تھا وہاں کا اُسے تردد ہوا کہ قاتل کون ہے قاتل تو ایک ہی ہوگا اِن میں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اُس نے یہ کیس بھیج دیا تو اُنہوں نے فرمایا کہ مار دو چاروں کو۔

ایک کیس میں سات آدمی شامل تھے تو ساتوں کے ساتوں کو مروا دِیا۔ ایسے ہی کسی موقع پر یہ فرمایا لَوِ اشْتَرَکَ فِیْہِ اَھْلُ صَنْعَاءَ لَقَتَلْتُھُمْ بِہٖ[1] یہ صنعاء دارُالخلافہ چلا آرہا ہے بہت پرانا یمن کا اَب بھی وہ بڑا شہر ہے اَور ممکن ہے اَب بھی دارُالخلافہ ہو تو فرمایا کہ اگر تمام صنعاء والے ایک آدمی کے قتل میں شامل ہوتے تو میں سب کو ماردیتا۔

تو اِس کا اَثر یہ ہے کہ وہاں قتل وغارت گری کا تو بالکل خاتمہ ہے یہاں آپ اَخبارات دیکھتے ہی ہیں اِس طرح سے مار دیتے ہیں جیسے کسی جانور کو مار دیا ہو اِنسان میں اَور جانور میں تھوڑا ہی سا فرق ہے اَور اِتنے روز حادثے اَور قتل اَور یہ اَور وہ تو اُس (پنڈت) نے تو جا کر وہاں وہ منظر بھی نہیں دیکھا کہ چلو اِسلام

---

[1] بخاری شریف کتاب الدیات ج ۲ ص ۱۹۲۰ مطبوعہ اَلطاف اَینڈ سنز کراچی

کے قانون میں یہ برکات دیکھنے میں آئیں تو اِنہیں دیکھ کر مسلمان ہو گیا ہو یہ بھی نہیں کہا جا سکتا بس دُور سے تعلیمات دیکھ کر ہی مسلمان ہوا ہے۔ ایسے لوگوں کی آقائے نامدار ﷺ نے بہت ہی زیادہ تعریف فرمائی ہے اُور اِن کو بڑی مبارک بادِدی ہے۔

اللہ ایسے سب لوگوں کو اُور ہمیں بھی اِسلام پر اِستقامت کی توفیق عطا فرمائے اُور آخرت میں آپ کا ساتھ نصیب فرمائے، آمین۔ اِختتامی دُعا..........